رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنیوالا جنت میں داخل ہوگا۔ (الحدیث)

صِلہ رحم

نسیم عباس

زیر اہتمام

مکتبہ انوار الثقلین

بمقام اٹھر

تحصیل پنڈ دادنخان (ضلع جہلم)

"صلہ رحم"

"صلہ "مصدر ہے وصل یصل کے باب سے "جب" وصل" کلمہ "رحم" کی طرف متعدی ہو "وصل رحم" تو احسان، محبت اور دوستی کے معنی دیتا ہے، تو اسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اپنے نسبی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک، مہربانی اور شفقت سے پیش آیا ہے، "صلہ رحم" کا متضاد" قطع رحم" ہے۔ جس کا معنی رشتہ داروں سے قطع تعلق، دشمنی یا عدم تعاون ہوتا ہے۔ آج کے ماہرین سوشیالوجی کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ انسان ایک معاشرتی وجود ہے یعنی اسکی بقاء اور ارتقاء معاشرہ کے عروج وزوال کے ساتھ مربوط ہے۔ معاشرے اور انسان کے باہمی روابط کی مثال دریا اور قطرے کے باہمی ربط کی سی ہے جس طرح دریا پانی کے قطروں سے تشکیل پاتا ہے لیکن جو خواص دریا میں پائے جاتے ہیں وہ پانی کے ایک ایک قطرے میں نہیں پائے جاتے، پانی کے ایک قطرے میں نہ مچھلیاں یا آبی جانور پرورش پاسکتے ہیں اور نہ ہی اس میں کشتی رانی ہوسکتی ہے۔ لیکن جب پانی کے متعدد قطرات اکٹھے ہوجائیں تو ان میں یہ خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں، فرد واحد کے معاشرہ کے بغیر قائم نہ رہ سکنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ زندہ ہی نہیں وہ سکتا بلکہ مقصود یہ ہے کہ انسان معاشرہ سے الگ تھلگ رہ کر بھی اپنے مادی ومعنوی کمال کو نہیں پہنچ سکتا۔

شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ فرماتے ہیں۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے، تنہا کچھ نہیں

موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

دراصل انسان اور حیوان کا باہمی امتیاز یہی ہے کہ انسان جہاں اپنی بہت سی مادی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اجتماع اور معاشرہ کا محتاج ہے وہاں اپنی معنوی ضروریات بھی معاشرہ کے بغیر پوری نہیں کر سکتا۔ انسانی اجتماع یا معاشرہ انسان کی مادی اور معنوی ہر دو قسم کی ضروریات پوری کرنیکا ضامن ہے، اسکے برعکس اگر حیوانات میں اجتماع یا معاشرے کا وجود پایا بھی جائے جیسے چیونٹیوں، یا شہد کی مکھیوں کا اجتماع، تو وہ فقط اور

فقط انکی مادی ضروریات پوری کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ حیوانی معاشرہ ازل سے ابد تک ایک ہی راہ پر روش ہر گامزن ہوگا لیکن انسانی معاشرہ ہر لمحہ تکامل اور ارتقاء کی طرف گامزن ہے۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں صلہ رحم کرو کیونکہ یہ تمہاری دنیاوی زندگی میں بقاء کے زیادہ سزاوار ہے اور تمہاری آخرت میں تمہارے لئے بہتری ہے۔

امیر المومنین حضرت امام علیؑ نے دوران خطبہ فرمایا" میں ان گناہوں سے اللہ کی پناہ ڈھونڈتا ہوں جو موت کو نزدیک کر دیتے ہیں، ایک شخص نے اٹھ کر پوچھا اے امیر المومنینؑ آیا ایسے گناہ بھی ہیں جو موت کو نزدیک کر دیتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا رائے ہو تم پر قطع رحم ان گناہوں میں سے ہے یقیناً ان کے رزق میں اضافہ فرماتا ہے خواہ وہ فاسق ہی کیوں نہ ہوں اور اسکے برعکس جب اہل خانہ تفرقہ میں پڑ جاتے ہیں اور باہم قطع تعلق کر لیتے ہیں تو خدا ان سے رزق چھین لیتا ہے خواہ وہ متقی ہی کیوں نہ ہوں"

حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں" تین (بُری) عادتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں بھی پائی جائیں وہ شخص اس وقت نہیں مرتا جب تک انکا وبال نہ دیکھ لے، ایک ستم ہے، دوسری صلہ رحم اور تیسری جھوٹی قسم ہے"۔ ان عادتوں کا مالک گویا خدا کیساتھ جنگ کرتا ہے۔ یقیناً وہ اطاعت کہ جسکا ثواب دیگر تمام اطاعتوں کے مقابلے میں جلدی ملتا ہے صلہ رحم ہے یہاں اگر قوم فاسق و فاجر ہو لیکن صلہ رحم ہو تو ان کے مال و دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور وہ مالدار بن جاتے ہیں اور یقیناً جھوٹی قسم اور قطع رحم مکانوں کو مکینوں سے خالی کر دیتے ہیں۔ (لوگوں کی ہلاکت و نابودی کا سبب بنتے ہیں)۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے ایک صحابی نے اپنے بھائیوں اور چچازادوں کے ظلم و زیادتی کی شکایت کی اور انتقام لینے کی اجازت چاہی تو آپؑ نے اسے صبر کرنے اور انتقام نہ لینے کا امر فرمایا، چنانچہ اس نے صبر کیا تھوڑے ہی عرصے بعد جب وہ صحابی دوبارہ آپؑ کی خدمت میں پہنچا تو آپؑ نے اس سے بھائیوں اور چچازادوں کا حال پوچھا، صحابی نے بتایا کہ وہ سب وبا کی موت مر گئے ہیں۔ یہ سن کر آپؑ نے فرمایا انکی ہلاکت و نابودی کیوجہ انکا بُرا سلوک، تمہیں اذیت دینا اور قطع رحم ہے۔

امیر المومنین حضرت امام علیؑ نہج البلاغہ میں فرماتے ہیں۔

اے لوگو! یقین جانو کوئی کتنا ہی دولت مند کیوں نہ ہو جائے پھر بھی وہ اپنے رشتہ داروں اور اہل خاندان کی مدد اور انکے تعاون سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی وہ اس امر سے بے نیاز ہو سکتا ہے کہ اس کے رشتہ دار اپنے ہاتھوں اور زبانوں سے اس کی حمایت کریں، اس کے رشتہ دار ہی اس کے سب سے زیادہ پشت پناہ اور اسکی پریشانیوں کو دور کرنے والے اور مصیبت میں اس پر مہربان ہیں، دیکھو تم میں سے اگر کوئی شخص اپنے قریبوں کو فقر و فاقہ میں پائے تو ان کی احتیاج کو اس امداد سے دور کرنے میں پہلو تہی نہ کرے جس کے روکنے سے کچھ بڑھ نہ جائے گا۔ اور خرچ کرنے سے کچھ کمی نہ آئے گی۔ جو شخص اپنے قبیلے کی اعانت سے ہاتھ روک لیتا ہے اس کا ایک ہاتھ روکنا ہے لیکن وقت پڑنے پر بہت سے ہاتھ اس سے رک جاتے ہیں۔

صلہ رحم کے لئے ضروری نہیں کہ اپنی استطاعت سے بڑھ کر رشتہ داروں پر خرچ کیا جائے بلکہ جہاں تک استطاعت ہو اسی حد تک مدد کرنا ضروری ہے اگر انسان مادی مدد نہیں کر سکتا تو معنوی اور قلبی تعاون ضروری ہے تبھی تو معصومؑ فرماتے ہیں۔

"اپنے رشتہ داروں سے نیکی کرو خواہ سلام کرنے کے ذریعے یا بعض روایات میں ہے کہ پانی کا ایک گھونٹ پلا کر بھی آپ صلہ رحم کر سکتے ہیں۔

نسیم عباس کے دیگر کتابچے

ایذا رسانی قرآن و اہلبیتؑ کی نظر میں

آزمائش

فرامین حضرت امام علی رضا علیہ السلام

کامیابی اور نجات کیسے ممکن ہے؟

خواہشات نفسانی قرآن کی نظر میں

صبر و شکر

ہم سب مجرم ہیں؟

انفاق فی سبیل اللہ

استحکام پاکستان کے تقاضے

صِلہ رحم

شیطان کا انٹرویو

پستی کے عمیق گڑھوں میں گرنے کے اسباب

دہشت گردی کی نرسریاں دینی مدارس۔۔۔۔۔۔؟

مکتبہ انوار الثقلین بمقام اتھر

تحصیل پنڈ دادنخان (جہلم)